اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DA[illegible]
ALFAZL [illegible]DIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

یوم شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۔ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۲ رمضان ۱۳۵۹ھ | ۲۔ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۵۰

ایک گورمکھی اشتہار اور ذمہ وار حکام

معلوم ہوا ہے۔ کہ غلط افواہوں کی آڑ میں جو لوگ جماعت احمدیہ کے خلاف سکھوں کو اشتعال دلا کر فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انہوں نے ایک اور رنگ اختیار کیا۔ اور ایک نئی چال چلی ہے۔ اور وُہ یہ کہ قادیان کے متصل سکھوں کا اجتماع کر کے انہیں مشتعل کیا جائے۔ چنانچہ گورمکھی کا ایک اشتہار ہماری نظر سے گزرا ہے جس میں ایک طرف تو یہ غلط بیانی کر کے کہ "مرزا صاحب قادیان سرکار ہند کو یہ تحریک کر رہے ہیں۔ کہ قادیان کے اردگرد دس دس کوس تک ان کی ریاست مان لی جائے۔ جس کے بدلے میں پیسہ اور آدمیوں کے ذریعہ یہ موجودہ گورنمنٹ کی جنگ میں امداد کریں گے"!

اصل حالات سے ناواقف اور سادہ لوح سکھوں کو تحریک کی گئی ہے۔ کہ ۱۷۔۱۸۔ نومبر کو گوردوارہ "بوہڑ صاحب" میں جمع ہوں۔ یہ بوہڑ صاحب (چند سالہ بوہڑ کا درخت) قادیان کے بالکل متصل جانب مشرق ہے۔ اور یہ وُہی مقام ہے۔ جہاں اس سے پہلے سکھوں نے اکٹھے ہو کر قادیان کا مذبح گرایا تھا۔ دوسری طرف "اگراہی" (وصولیٔ چندہ) پر زور دیا گیا ہے۔ اور اگراہی کے لیئے وفد بنائے جا رہے ہیں؛

اگرچہ ہم کئی بار ایسے خیالات اور افواہوں کی تردید کر چکے ہیں۔ مگر جن لوگوں کی ذاتی اغراض بدامنی کے ساتھ وابستہ ہیں اور جو موجودہ نازک حالات میں حکومت کے لیئے مشکلات پیدا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں چونکہ وُہ ایسی غلط افواہوں اور بے بنیاد خبروں کی بنا پر عوام الناس کو جن میں دُور اندیشی کا مادہ بہت کم ہوتا ہے۔ اشتعال دلا رہے ہیں۔ اس لیئے ضروری ہے۔ کہ ذمہ وار حکام اس طرف جلد توجہ کریں؛

یہ خیال کرنا کہ جماعت احمدیہ گورنمنٹ کی اس لیئے مدد کر رہی ہے۔ کہ اسے قادیان کے گرداگرد دس میل تک ریاست بنا دی جائے۔ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ ہم صرف اس لیئے حکومت کی مدد کر رہے ہیں۔ کہ موجودہ گورنمنٹ کی حفاظت اور کامیابی میں ہندوستان کی حفاظت ہے اور سکھوں اور مسلمانوں کی اکثریت بھی گورنمنٹ کی مدد کر رہی ہے۔ درحقیقت یہ صریح طور پر جماعت احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ پر سراسر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ جس کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ ملک کی دو جماعتوں میں منافرت اور بدظنی پیدا کی جائے۔ اور علاقہ کے حالات کو تشویشناک بنا دیا جائے۔ چونکہ احرار بھی جنگ کے معاملہ میں گورنمنٹ سے عدم تعاون کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور اکالی بھی حکومت کے مقابلہ میں کانگرس کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ اس لیئے ان کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں میں سے رعایا کا وُہ حصہ جو گورنمنٹ سے تعاون کر رہا ہے۔ اس میں ایسی تشویش اور بے چینی پیدا کر دی جائے کہ وُہ جنگ کے معاملہ میں گورنمنٹ کی پوری مدد نہ کر سکے۔ کیونکہ جب تک انسان کے اپنے گھر میں امن نہ ہو۔ وُہ دوسرے کی مدد کسی رنگ میں بھی نہیں کر سکتا؛

اس فتنہ کی ابتداء درحقیقت قادیان کے چند احرار کی طرف سے ہوئی ہے۔ جس کا ہمارے پاس ثبوت موجود ہے پہلے ملا عنایت اللہ احراری اور عبدالغفار غزنوی نے قادیان میں ایسی تقاریر کیں۔ کہ جماعت احمدیہ اپنی حکومت قائم کرنے کے لیئے حکومت کو امداد دے رہی ہے۔ پھر دیہات میں یہی پراپیگنڈا کرایا گیا۔ جس کی خبریں ہمیں متواتر پہنچتی رہی ہیں۔ قادیان میں جب ان احراری ملانوں نے تقاریر کی تھیں۔ اس وقت اگر حکومت اس طرف توجہ کرتی۔ تو آج یہ حالات پیدا نہ ہوتے جو اس اشتہار سے ظاہر ہیں؛

ہم اس سے پہلے بھی کئی دفعہ لکھ چکے ہیں احراری مولوی در پردہ ملت اسلامیہ کے دشمن اور حکومت کے سخت مخالف ہیں۔ اور ان لوگوں کی ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہے۔ کہ اسلام کو کمزور کیا جائے۔ اور یہ لوگ ذرا بھی اس بات کا خیال نہیں کرتے۔ کہ اگر اس علاقہ میں سکھ مسلم فساد ہو گیا۔ اور بدامنی پھیل گئی۔ تو بجائے احمدیہ کی نسبت مسلمانوں کو زیادہ نقصان پہنچے گا۔ کیونکہ جب زیادہ بدامنی پھیل جاتی ہے تو اس وقت ملانوں کے ذہن میں جو حدود ہیں عوام کسی رنگ میں بھی ان پر قائم نہیں رہ سکتے ہم سنتے ہیں ... کہ احراری ملا اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس علاقہ کے دیہاتی مسلمانوں کو اکالیوں کے ساتھ شامل کریں۔ اگر احراری ملاؤں کا یہ خیال ہے۔ تو ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ایسے حالات میں ایک ہل چلانے والا دیہاتی مسلمان ان ملانوں سے زیادہ عقلمند ثابت ہوگا۔ بلکہ ہمیں یقین ہے اور ہم بوثوق یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے ہمسایہ سکھ صاحبان کی اکثریت بھی ایسے معاملہ میں جس کی کہ نہ کوئی بنیاد ہے۔ نہ ثبوت۔ اور نہ سر نہ پیر۔ اکالیوں کا ہرگز ساتھ نہیں دے گی۔ اور یہ زمانہ جس میں اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ہمسایہ ہمسایہ کی مدد کرے۔ شریف سکھ فتنہ پردازی پر کبھی بھی تیار نہ ہوں گے؛

ہم نے جو افواہیں سُنی ہیں۔ کہ سکھ سارے پنجاب پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس سے زیادہ خبر ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصےٰ میں درس قرآن مجید کے اختتام پر آخری دو سورتوں کا درس دیا۔ اور پھر دعا کے لئے بذریعہ تار وغیرہ درخواست کرنے والوں۔ تحریک جدید کا چندہ حسب وعدہ ادا کرنے والوں، مرکزی اور بیرونی کارکنوں اور تمام جماعت کے لئے دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے محراب میں قبلہ رو بیٹھ کر روزہ کے افطار ہونے تک کئی ہزار مردوں اور خواتین سمیت دعا کی۔ اس موقعہ پر دعا کرنے کے لئے فائنشل سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے ان اصحاب کی فہرست پیش کی۔ جنہوں نے ۲۹ر رمضان المبارک تک چندہ تحریک جدید کے وعدے پورے کئے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دن بھر اچھی رہتی ہے۔ لیکن پچھلے پہر سردرد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ہاتھ اور پاؤں کے درد نقرس کی وجہ سے آج زیادہ تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ البتہ ضعف کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے

سحری کے وقت مسجد مبارک میں حافظ کرم الٰہی صاحب نے اور عشاء کے بعد مسجد دارالبرکات میں حافظ شفیق احمد صاحب نے نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کیا۔

یکم نبوت سے چودھری برکت علی خانصاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کو صیغہ تحریک جدید میں منتقل کیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ سید محمد اسمٰعیل صاحب کو صدر انجمن احمدیہ کا آڈیٹر اور قاضی عبدالرحمن صاحب کو پرسنل اسسٹنٹ برائے ناظر صاحب اعلےٰ مقرر کیا گیا ہے۔

عید الفطر کے متعلق ضروری احکام

رمضان المبارک کے ختم ہونے کے بعد یکم شوال کو وہ دن ہے۔ جسے خدا اور اس کے رسول نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے۔ ذیل میں وہ احکام درج کئے جاتے ہیں۔ جو عید کی تقریب سے متعلق ہیں۔

(۱) ہر مسلمان کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حکم ہے۔ کہ اول تو وہ رمضان کے اندر ہی ورنہ عید کے روز صدقۃ الفطر ادا کرکے نماز کے لئے جائے۔

(۲) عید کے روز صبح سویرے اٹھنا چاہیئے۔ نہا دھو کر حتی المقدور صاف کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو لگائی جائے۔

(۳) عید الفطر کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق یہ تھا۔ کہ کچھ نہ کچھ تناول فرما کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ پس عید گاہ جانے سے قبل کچھ کھا لینا چاہیئے۔

(۴) نماز عید کا وقت نیزہ یا دو نیزہ بھر دن چڑھنے سے لے کر زوال شمس تک ہے۔

(۵) نماز عید کے لئے جاتے اور آتے وقت حسب ذیل تکبیرات درمیانی آواز سے کہنی چاہئیں۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر وللہ الحمد

(۶) نماز عید دو رکعت باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ جس میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی

(۷) نماز عید کا مسنون طریق یہ ہے۔ کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں (اللہ اکبر) امام کی اقتداء میں کہی جائیں۔ اور دونوں ہاتھ کانوں یا کندھوں تک لا کر کھلے چھوڑے جائیں۔ اور آخری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں۔ دوسری رکعت میں قرأت سے پیشتر پانچ تکبیریں کہنی چاہئیں۔

(۸) نماز عید سے فارغ ہو کر امام خطبہ پڑھے۔

(۹) خطبہ ختم ہونے کے بعد گھر کو آتے ہوئے اگر راستہ تبدیل کر لیا جائے تو یہ مسنون ہے۔

(۱۰) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی طریق تھا۔ کہ آپ شوال میں بھی کچھ روزے رکھتے تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرما چکے ہیں کہ ماہ شوال میں سات روزے رکھے جائیں۔ یہ روزے سابق کی طرح ہر پیر اور جمعرات کو رکھے جائیں گے۔ اور عید کے بعد پہلے پیر سے شروع ہوں گے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون لکھتے ہیں کہ ریاست رونسٹرو کے رئیس جس نے گزشتہ سال اسلام قبول کیا ہے۔ اور جو تمام ریاست کو مسلمان بنانے کا عزم رکھتے ہیں۔ مسجد بھی تعمیر کی تھی سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے نیز اس ملک میں اسلام کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے مبلغ امریکہ لکھتے ہیں۔ مخلصین و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ (۱) اللہ تعالےٰ میرے گناہ معاف فرمائے۔ جملہ مشکلات کو دور کرے۔ اور رضاء الٰہی کی زندگی عطا کرے آمین (۲) اپنے فضل سے خود کفیل ہو کر غیبی تائید و نصرت سے خدمت اسلام میں پوری و حقیقی کامیابی عطا کرے آمین (۳) اللہ تعالےٰ میری اولاد کو پنجہ شیطان سے بچائے۔ صراط مستقیم پر چلائے۔ صالح۔ خادم دین۔ با اقبال اور اپنے فضلوں کی وارث بنائے۔ (۴) مجھ ناچیز کو بلند نیک مقاصد میں کامیاب کرے (۳) مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کی لڑکی مبارکہ بانو گلبرگہ میں سخت بیمار ہے۔ (۴) پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی فیروزپور ۴ر نومبر ۱۹۴۰ء کو ای۔ اے۔ سی کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں (۵) ماسٹر محمد حنیف صاحب ڈرل ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار اور نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۶) محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری اپنے دو لڑکوں کی صحت کے لئے مستدعی دعا ہیں (۷) سید محمد ہاشم صاحب بوچھال کلاں کی لڑکی آشوب چشم اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ (۸) بقاء اللہ صاحب بھوپال اپنی عاقبت بخیر ہونے کے لئے ملتجی دعا ہیں (۹) اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب قادیان عرصہ سے بیمار ہے (۱۰) مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ اور ان کی لڑکی امۃ الحفیظ دختر بیمار ہے۔ (۱۱) سردار عبدالرحمن صاحب قادیان کا لڑکا منیر احمد دو ماہ سے بیمار ہے۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

ولادت (۱) چودھری سردار محمد صاحب گوکیکی کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے رشید احمد نام تجویز فرمایا (۲) مولوی عنایت اللہ صاحب جالندہری مولوی فاضل قادیان کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عبدالمنان نام تجویز فرمایا۔ (۳) بابو غلام محمد صاحب کلرک ٹانک کے ہاں ۱۵ر ستمبر کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے لطیف احمد نام تجویز فرمایا (۴) عبدالقادر خان صاحب لائل پور کے ہاں ۲۲ر اکتوبر کو لڑکا تولد ہوا (۵) شیخ خادم حسین صاحب نیاز دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ڈائسرائے بہادر کے ہاں ۱۹ر اکتوبر کو لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ سب کو نیک اور صاحب عمر بنائے۔

دعائے نعم البدل اخوند محمد عبدالقادر خان صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی کی چھوٹی لڑکی ۲۷ر ماہ اخاء کو فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے نعم البدل کی جائے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث ← از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

نبی، لیڈر اور کاہن میں امتیاز

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

سأل رسول اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم ناسٌ عن الکھان فقال لیس بشیءٍ فقالوا یا رسول اللّٰہ انھم یحدّثونا احیاناً بشیءٍ فیکون حقاً فقال رسولُ اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلّم تلک الکلمۃ من الحق یخطفھا من الجنی فیقلّھا فی اُذن ولیہ فیخلطون معھا مائۃ کذبۃ۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے چند لوگوں نے کاہنوں کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس میں کچھ حقیقت نہیں۔ سائلین نے عرض کیا حضور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ یہ کاہن لوگ ہمیں کوئی بات بتاتے ہیں۔ اور وُہ ان کے کہنے کے مطابق درست نکلتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے چالاک لوگ اردگرد کے حالات اور واقعات سے اندازہ لگا کر کچھ یقینی بات معلوم کر لیتے ہیں۔ اور پھر اپنے معتقد کو سناتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اور بھی بہت سی باتیں اندازہ لگا کر کہہ ڈالتے ہیں۔ نتیجۃً ان میں سے کوئی نہ کوئی بات صحیح نکل آتی ہے۔

فرمایا۔ ہر زمانہ میں بعض لوگ موجود الوقت نبی کی صداقت پر پردہ ڈالنے کے لئے دو قسم کے انسانوں کو اس نبی کے مقابلہ میں پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک کاہنوں۔ اور نجومیوں کو۔ دوسرے دُنیوی لیڈروں کو۔ میں اس وقت مختصر طور پر نبیوں، کاہنوں، اور لیڈروں میں اصولی امتیاز بیان کرنا چاہتا ہُوں۔

پہلے کاہن کو لیجئے۔ جسے عام طور پر اخبارِ غیب بتانے۔ یعنی دینی امُور اور مذہبی حالات بیان کرنے میں نبی کے مقابلہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ سو یاد رہے۔ کہ نبی کی زندگی نہایت ہی پاک اور بے لوث ہوتی ہے۔ اور وُہ نہایت ہی اعلےٰ اخلاق کا مالک ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے اشد ترین دُشمن بھی اس کے اخلاق اور کیرکٹر پر کسی قسم کی بھی نکتہ چینی اور حرف گیری نہیں کر سکتے۔ وُہ اس بات کا مدعی ہوتا ہے۔ کہ مجھے خدا نے کھڑا کیا ہے۔ اس کے متبعین کی زندگی بھی اعلےٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ وُہ تمام قسم کے رذیل اخلاق ترک کر کے اخلاق حسنہ کے مالک بن جاتے ہیں۔ پھر نبی کے سامنے ایک عظیم الشان مقصد ہوتا ہے۔ جو اصلاح خلق ہوتا ہے۔ اور باوجود ہر طبقہ کے لوگوں کی مخالفت کے انجام کار وُہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دُشمن مقابلہ میں ناکام اور ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔ پھر نبی ایسے امُور اور حالات کے پیدا ہونے کی پیشگوئیاں کرتا ہے۔ کہ دُنیا کے تمام حالات اور سامان ان کے مخالف ہوتے ہیں مگر باوجود حالات کی عدم موافقت کے ایک مدت کے بعد وُہ پیشگوئیاں ایسے عظیم الشان رنگ میں پوری ہوتی ہیں۔ کہ بڑے بڑے مفکروں، مدبّروں، اور مدمغوں کی عقلیں حیران، اور دنگ رہ جاتی ہیں۔ پھر نبی کا کلام نہایت پُرتاثیر ہوتا ہے۔ اور سننے والوں کے دلوں کو گرویدہ کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مخالف نبی کو ساحر اور جادوگر کہتے ہیں۔ پھر نبی کی پشت پر ایسا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے۔ جو سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ نبی کی تعلیم۔ اور اقوال مطہّرہ عوام کی خواہشات کے خلاف ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کی کور باطنی کا تابع نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کو صراطِ مستقیم دکھاتا ہے۔

پھر نبی نہایت مستقل مزاج اور وسیع حوصلہ کا مالک ہوتا ہے۔ اور باوجود دُنیا کی مخالفت کے اپنی بات پر قائم رہتا ہے۔ حتےٰ کہ اس کو منوا کر چھوڑتا ہے۔

پھر اس کے متبعین اس کی تعلیم کو دُوسروں تک پہونچانا اپنے لئے موجبِ ثواب اور باعث نجات سمجھتے ہیں۔ اور اس راہ میں اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتے۔ نبی ایک ایسی جماعت قائم کر جاتا ہے جس کا قدم روز بروز ترقی کی طرف اُٹھتا ہے۔ اور انجام کار وُہ قوم اپنی موجود الوقت اقوام پر ہر لحاظ سے غالب آ جاتی ہے۔ نبی کو اپنے الہامات پر پورا پورا اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے۔ کہ وُہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ اور شیطان کے دخل سے پاک ہیں۔

برعکس اس کے ایک کاہن اور نجومی ان باتوں سے بالکل بے نصیب ہوتا ہے۔ اس کی زندگی بے لوث اور پاک نہیں ہوتی۔ اخلاقِ رذیلہ، اور عاداتِ قبیحہ کا مجسّمہ ہوتا ہے۔ لوگوں کی چاپلوسی اور خوشامد اس کا شیوہ ہوتا ہے۔ اول تو اس کی کوئی خاص جماعت ہوتی ہی نہیں۔ اور جو چند ایک لوگ اس کے معتقد ہو کر اس کے پاس آتے جاتے ہیں۔ ان کو سوائے اپنے کام کے اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا اور نہ وُہ اسے اپنے لئے قابلِ نمونہ سمجھتے ہیں۔ اور نہ ہی اس کے کہنے پر وُہ اپنے اخلاق میں کوئی تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ اس کے سامنے کوئی غرض اور منتہیٰ مقصود نہیں ہوتا۔ اس کی کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ اس کے کئی دُشمن مقابلہ میں اس پر غالب آ جاتے ہیں۔ وہ اردگرد کے حالات اور واقعات سے اندازہ کر کے کچھ قیاس آرائیاں کرتا ہے۔ جن میں سے بعض دفعہ کوئی ایک آدھ بات صحیح نکل آتی ہے۔ اور وُہ ایسی ہوتی ہے۔ کہ اگر وُہ اس کے متعلق کچھ بھی نہ بتاتا۔ تو بھی وُہ ظہور پذیر ہو جاتی۔

مثلاً جس سال گندم یا روئی کے کھیتوں میں نقصان دینے والا کوئی کیڑا پیدا ہو جائے۔ یا وقت پر بارش نہ ہو۔ تو ایسے موقعہ پر کاہن ان حالات سے اندازہ لگا کر پیشگوئی کر دے گا۔ کہ امسال گندم اور روئی مہنگی ہو گی۔ یا کہہ دے گا۔ کہ قحط پڑے گا۔

پھر کاہن کے کلام میں ایسی تاثیر نہیں ہوتی۔ کہ سُننے والے کو فریفتہ کرے نہ اس کو حقائق و معارف سے حصہ ملتا ہے۔ کہ حق کے پیاسے اسے اپنا راہ نما تسلیم کریں۔ وُہ مستجاب الدعوات بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسے خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس کی تمام حرکات و سکنات اور بات چیت عوام کی خواہش کے تابع ہوتی ہے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ کہ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکلے۔ جو لوگوں کی خواہشات اور منشاء کے خلاف ہو۔ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے وُہی بات کہتا ہے۔ جسے سُن کر وُہ خوش ہوں۔ مستقل مزاجی اور وسیع حوصلگی اس میں نام کو نہیں ہوتی۔

معمولی مخالفت میں عوام کی طرح اپنے آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ ایک دن کسی کی قسمت کے متعلق پیشگوئی کرے۔ تو دُوسرے دن کچھ نقدی دے کر پہلی پیشگوئی کے صریح خلاف پیشگوئی کرائی جا سکتی ہے۔ اس کے خیالات کو دوسروں تک اس غرض سے کوئی نہیں پہونچاتا کہ اس طرح اسے ثواب حاصل ہو گا۔ اس کی کوئی جماعت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کے مرنے کے ساتھ سب معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ چونکہ وُہ محض قیاس آرائیوں سے کام چلاتا ہے لہٰذا کوئی اہم بات اعتماد اور بھروسہ کی بناء پر نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک کاہن کوئی پیشگوئی کرتا ہے۔ اور دُوسرا دوسرے دن اس کے بالکل خلاف پیشگوئی کر دیتا ہے۔ اور دوسرے کی بات ٹھیک نکل آتی ہے۔

ان باتوں کو سامنے رکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایک سچے نبی اور جوتشی و کاہن میں کیا فرق ہے۔

محمود احمد خلیل (جامعہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث ← ازحضرت سید محمد اسحاق صاحب

نبی، لیڈر اور کاہن میں امتیاز

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سأل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ناسٌ عن الکھان فقال لیس بشیءٍ فقالوا یا رسول اللہ انھم یحدثونا احیاناً بشیءٍ فیکون حقاً فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفھا من الجنی فیقرّھا فی اُذن ولیہ فیخلطون معھا مائۃ کذبۃ - کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے چند لوگوں نے کاہنوں کے متعلق سوال کیا - آپ نے فرمایا - اس میں کچھ حقیقت نہیں - سائلین نے عرض کیا حضور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے - کہ یہ کاہن لوگ ہمیں کوئی بات بتاتے ہیں - اور وہ ان کے کہنے کے مطابق درست نکلتی ہے - آپ نے فرمایا - اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے چالاک لوگ اردگرد کے حالات اور واقعات سے اندازہ لگا کر کچھ یقینی بات معلوم کر لیتے ہیں - اور پھر اپنے معتقد کو سناتے ہیں - اس کے ساتھ ہی اور بھی بہت سی باتیں اندازہ لگا کر کہہ ڈالتے ہیں - نتیجۃً ان میں سے کوئی نہ کوئی بات صحیح نکل آتی ہے ؛

فرمایا - ہر زمانہ میں بعض لوگ نے موجود الوقت نبی کی صداقت پر پردہ ڈالنے کے لئے دو قسم کے انسانوں کو اس نبی کے مقابلہ میں پیش کیا کرتے ہیں - ایک کاہنوں - اور نجومیوں کو - دوسرے دُنیوی لیڈروں کو - میں اس وقت مختصر طور پر نبیوں، کاہنوں، اور لیڈروں میں اصولی امتیاز بیان کرنا چاہتا ہوں ؛

پہلے کاہن کو لیجئے - جسے عام طور پر اخبار غیب بتانے - یعنی دینی اُمور اور مذہبی حالات بیان کرنے میں نبی کے مقابلہ میں پیش کیا جاتا ہے - سو یاد رہے - کہ نبی کی زندگی نہایت ہی پاک اور بے لوث ہوتی ہے - اور وہ نہایت ہی اعلےٰ اخلاق کا مالک ہوتا ہے - حتیٰ کہ اس کے اشد ترین دُشمن بھی اس کے اخلاق اور کیرکٹر پر کسی قسم کی بھی نکتہ چینی اور حرف گیری نہیں کر سکتے - وہ اس بات کا مدعی ہوتا ہے - کہ مجھے خدا نے کھڑا کیا ہے - اس کے متبعین کی زندگی بھی اعلےٰ درجہ کی ہوتی ہے - وہ تمام قسم کے رذیل اخلاق ترک کر کے اخلاق حسنہ کے مالک بن جاتے ہیں - پھر نبی کے سامنے ایک عظیم الشان مقصد ہوتا ہے - جو اصلاح خلق ہوتا ہے - اور باوجود ہر طبقہ کے لوگوں کی مخالفت کے انجام کار وہ کامیاب ہو جاتا ہے - اور اس کے دُشمن مقابلہ میں ناکام اور ذلیل و رسوا ہوتے ہیں - پھر نبی ایسے اُمور اور حالات کے پیدا ہونے کی پیشگوئیاں کرتا ہے - کہ دُنیا کے تمام حالات اور سامان ان کے مخالف ہوتے ہیں مگر باوجود حالات کی عدم موافقت کے ایک مدت کے بعد وہ پیشگوئیاں ایسے عظیم الشان رنگ میں پوری ہوتی ہیں - کہ بڑے بڑے مفکروں، مدبّروں، اور مدمغوں کی عقلیں حیران، اور دنگ رہ جاتی ہیں - پھر نبی کا کلام نہایت پُر تاثیر ہوتا ہے - اور سننے والوں کے دلوں کو گرفت کر لیتا ہے - یہی وجہ ہے کہ مخالف نبی کو ساحر اور جادوگر کہتے ہیں - پھر نبی کی پشت پر ایسا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے - جو سب سے زیادہ طاقتور ہے - نبی کی تعلیم - اور اقوال مطہرہ عوام کی خواہشات کے خلاف ہوتے ہیں - وہ لوگوں کی کور باطنی کا تابع نہیں ہوتا - بلکہ ان کو صراطِ مستقیم دکھاتا ہے ؛

پھر نبی نہایت مستقل مزاج اور وسیع حوصلہ کا مالک ہوتا ہے - اور باوجود دُنیا کی مخالفت کے اپنی بات پر قائم رہتا ہے - حتےٰ کہ اس کو منوا کر چھوڑتا ہے ؛

پھر اس کے متبعین اس کی تعلیم کو دُوسروں تک پہونچانا اپنے لئے موجب ثواب اور باعث نجات سمجھتے ہیں - اور اس راہ میں اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتے - نبی ایک ایسی جماعت قائم کر جاتا ہے جس کا قدم روز بروز ترقی کی طرف اُٹھتا ہے - اور انجام کار وہ قوم اپنی موجود الوقت اقوام پر ہر لحاظ سے غالب آ جاتی ہے - نبی کو اپنے الہامات پر پورا پورا اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے - کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں - اور شیطان کے دخل سے پاک ہیں ؛

برعکس اس کے ایک کاہن اور نجومی ان باتوں سے بالکل بے نصیب ہوتا ہے - اس کی زندگی بے لوث اور پاک نہیں ہوتی - اخلاقِ رذیلہ، اور عادات قبیحہ کا مجسمہ ہوتا ہے - لوگوں کی چاپلوسی اور خوشامد اس کا شیوہ ہوتا ہے - اول تو اس کی کوئی خاص جماعت ہوتی ہی نہیں - اور جو چند ایک لوگ اس کے معتقد ہو کر اس کے پاس آتے جاتے ہیں - ان کو سوائے اپنے کام کے اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا اور نہ وہ اسے اپنے لئے قابل نمونہ سمجھتے ہیں - اور نہ ہی اس کے کہنے پر وہ اپنے اخلاق میں کوئی تبدیلی پیدا کرتے ہیں - اس کے سامنے کوئی غرض اور منتہیٰ مقصود نہیں ہوتا - اس کی کوئی مخالفت نہیں کرتا - اس کے کئی دُشمن مقابلہ میں اس پر غالب آ جاتے ہیں - وہ اردگرد کے حالات اور واقعات سے اندازہ کر کے کچھ قیاس آرائیاں کرتا ہے - جن میں سے بعض دفعہ کوئی ایک آدھ بات صحیح نکل آتی ہے - اور وہ ایسی ہوتی ہے - کہ اگر وہ اس کے متعلق کچھ بھی نہ بتاتا - تو بھی وہ ظہور پذیر ہو جاتی -

مثلاً جس سال گندم یا روئی کے کھیتوں میں نقصان دینے والا کوئی کیڑا پیدا ہو جائے - یا وقت پر بارش نہ ہو - تو ایسے موقعہ پر کاہن ان حالات سے اندازہ لگا کر پیشگوئی کر دے گا - کہ امسال گندم اور روئی مہنگی ہوگی - یا کہہ د[ے] کہ قحط پڑے گا -

پھر کاہن کے کلام میں ایسی تا[ثیر] نہیں ہوتی - کہ سننے والے کو فریفتہ [کر دے] نہ اس کو حقائق و معارف سے حص[ہ] ملتا ہے - کہ حق کے پیاسے اس[ے] اپنا راہنما تسلیم کریں - وہ مستجاب الدعوات بھی نہیں ہوتا - کیونکہ اس[ے] خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا - اس ک[ی] تمام حرکات و سکنات اور بات چیت عوام کی خواہش کے تابع ہوتی ہ[ے] وہ پوری کوشش کرتا ہے - کہ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکلے جو لوگوں کی خواہشات اور منشا[ء] کے خلاف ہو - لوگوں کو خوش کرنے کے لئے وہی بات کہتا ہے - جسے سُن کر وہ خوش ہوں - مستقل مزاجی اور وسی[ع] حوصلگی اس میں نام کو نہیں ہوتی ؛

معمولی مخالفت میں عوام کی طرح اپنے آپے سے باہر ہو جاتا ہے - ایک دن کسی کی قسمت کے متعلق پیشگوئی کرے - تو دُوسرے دن کچھ نقدی دے کر پہلی پیشگوئی کے صریح خلاف پیشگوئی کرائی جا سکتی ہے - اس کے خیالات کو دوسروں تک اس غرض سے کوئی نہیں پہونچاتا کہ اس طرح اسے ثواب حاصل ہوگا - اس کی کوئی جماعت نہیں ہوتی - اس لئے اس کے مرنے کے ساتھ سب معاملہ ختم ہو جاتا ہے - چونکہ وہ محض قیاس آرائیوں سے کام چلاتا ہے لہٰذا کوئی اہم بات اعتماد اور بھروسہ کی بناء پر نہیں کہہ سکتا - بلکہ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے - کہ ایک کاہن کوئی پیشگوئی کرتا ہے - اور دُوسرا دوسرے دن اس کے بالکل خلاف پیشگوئی کر دیتا ہے - اور دوسرے کی بات ٹھیک نکل آتی ہے -

ان باتوں کو سامنے رکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ ایک سچے نبی اور جوتشی و کاہن میں کیا فرق ہے ؛

(محمود احمد خلیل رجامعہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم و تربیت

نیکی اور گناہ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ الاسلام فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ۔ یعنی ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے پھر بری صحبت اور بُری مجالس اسے خراب کر دیتی ہیں۔ اگر اس کے ماں باپ یہودی ہوں۔ تو اس بچہ پر یہودیت کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اور اگر عیسائی یا مجوسی ہوں۔ تو بچہ میں عیسائیوں اور مجوسیوں کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔

یہ حدیث ظاہر کرتی ہے۔ کہ اگر بچہ پر خارجی بدصحبت اور بدمجالس کا اثر نہ ہو۔ اور اسکی طبیعت بداثرات قبول کر کے مسخ نہ ہو چکی ہو۔ بلکہ اچھے ماحول میں اسے رہنے کا موقعہ میسر آئے۔ تو اس کا قدم یقیناً شریعت کے اوامر و نواہی کے مطابق اٹھے گا۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام جو فطرت صحیحہ کے اصل حامل ہوتے ہیں کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت۔ کہ ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا۔ سب نے یہی تعلیم دی۔ کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اور شیطان سے بچو۔ اور بخاری کی حدیث بتاتی ہے کہ دنیا میں مختلف اوقات میں ہدایت و اصلاح کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول ہو گزرے ہیں۔ گویا یہ عظیم الشان مقدس گروہ اس بات پر متفق ہے۔ کہ بچہ کی فطرت خدا کے اوامر اور نواہی کے خلاف نہیں ہوتی۔ لیکن خراب صحبت میں پڑ کر خراب اور بعض اوقات مسخ ہو جاتی ہے۔

علاوہ ازیں نیکی اور گناہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح ارشاد ہے البر ما اطمانت بہ قلبک والاثم ما حاک فی صدرک ولو افتاک المفتون۔ یعنی نیکی وُہ ہے جس پر انسان کا دل اطمینان پکڑے اور گناہ وُہ ہے کہ اس کے ارتکاب پر سینہ میں خلش اور کھٹک پیدا ہو۔ اگرچہ مفتی لوگ جواز کا فتوےٰ ہی صادر کریں۔

ان احادیث کے پیش نظر اگر ہم دنیا کے واقعات کو دیکھیں تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسلام کا مذکورہ اصل بالکل درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔ اور جن لوگوں کو مخلوق خدا سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ وہ اس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کر سکتے۔ بہت سے لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ انہیں اس کا علم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ایسا نفس امارہ کے ماتحت کرتے ہیں۔ ان کو اس بات کا علم ہوتا ہے۔ کہ اس فعل کے خلاف کرنے میں نیکی ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ گویا نیکی اور گناہ کے درمیان وہ امتیاز تو رکھتے ہیں۔ لیکن گناہ کو ترک نہیں کرتے۔ اور یہی امر انسان کو گنہگار اور مجرم بناتا ہے کیونکہ گناہ کسی فعل کو اس وقت کہا جائیگا جبکہ انسان اس فعل کے ذریعہ خدا کے حکم کو توڑ کر سزا کے لائق ٹھہرے۔

حضرت آدمؑ کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ انہوں نے خدا کی ایک نہی کے خلاف کیا۔ مگر خدا فرماتا ہے۔ فنسی ولم نجد لہ عزما۔ بے شک آدم نے نہی کے خلاف کیا مگر بھول کر۔ اس میں ان کا ارادہ اور عزم شامل نہ تھا۔ چنانچہ جب ان کو علم ہوا کہ خدائی منشاء کے خلاف کام ہوا ہے۔ تو فوراً پکار اٹھے۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ (اعراف) اس وجہ سے آپ اس فعل کے شر اور بُرے نتیجہ سے محفوظ رہے۔ بلکہ خدا کی طرف رجوع اور جھکنے کے نتیجہ میں آپ کا شمار برگزیدہ لوگوں میں ہوا۔

اس بیان سے معلوم ہوا کہ نیکی کوئی ایسی چیز نہیں جو مخفی ہو۔ اور جس کا پتہ لگانا مشکل ہو۔ اسی طرح گناہ کوئی ایسی شے نہیں جس کا پتہ نہ چل سکے۔ اور اگر نیکی اور گناہ کے معلوم کرنے میں سخت مشکلات کا سامنا ہوتا۔ اور ہر دو کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے کافی مجاہدہ کرنا پڑتا۔ تو پھر انسان کسی حد تک معذور قرار دیا جا سکتا تھا۔ مگر اسلام نے نیکی اور گناہ کے لئے جو معیار مقرر کیا ہے۔ وُہ ایسا آسان اور سادہ ہے۔ کہ انسان کو گناہ سے بچنے اور نیکی کے بجا لانے میں کوئی دقت نہیں پیش آ سکتی۔

یہ درست ہے کہ جو شخص کسی گناہ کے ارتکاب کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ اپنے ہاں اس کے جواز کی کوئی ذہنی صورت رکھتا ہے۔ یا اسے نیکی بنانے میں کوئی حیلہ تراشتا ہے۔ مثلاً مفتی سے اپنے حسب منشاء استفتاء پیش کر کے فتوےٰ حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن اگر اس کا دل نہیں مانتا۔ تو وُہ نیکی نہیں۔ بلکہ گناہ ہے۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ استفت قلبک۔ کہ اے شخص تو اپنے دل سے فتوےٰ پوچھ۔ پس اگر باوجود جواز کی ذہنی صورت اور مفتیوں کے فتوے کے دل نہ مانے۔ اور انشراح سے فتوےٰ نہ دے۔ تو اس فعل کا ارتکاب گناہ ہوگا جس سے انسان کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ اس موقعہ پر اسے یہ نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ فلاں مفتی کا فتوےٰ اس کے جواز کی دلیل ہے۔ بلکہ اسے اپنے گھر کے بھیدی اور حالات صحیحہ سے واقف یعنی اپنے دل سے فتوےٰ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ دل کے صحیح فتوےٰ پر عمل کرنے سے جانی یا مالی نقصان کی صورت یا اور کوئی خوف کی صورت قائم ہوتی ہو۔ مگر اس کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ سمجھنا چاہیئے فاللہ احق ان تخشوہ کی ہدایت کی تعمیل کرتے ہوئے نیکی کو بجا لانے میں اصل سلامتی ہے۔ فافہم

خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل

مخالفین سے خطاب

ذرا اے منکران احمدیت تم ادھر دیکھو
خدا کے برگزیدوں کی دعاؤں کا اثر دیکھو

خدا کے ساتھ ہوتا ہے تعلق پاک روحوں کا
تم اپنی ہستیٔ اسفل کو پہلے پاک کر دیکھو

خدا کے راز مخفی منکشف ہوتے ہیں نیکوں پہ
بنو تم نیک اور اس کی محبت دل میں بھر دیکھو

خدائے احمدیت ہے خدائے زندہ و واحد
نشاں ہائے سماوی احمدیت مان کر دیکھو

رہو تم صحبت ابرار میں اب قادیان آکر
یہاں اسلام کی سچی محبت کے ثمر دیکھو

دعائیں صادقوں کی سنکے کرتا ہے قبول انکو
نتائج کی خبر دیتا ہے رب دادگر دیکھو

دعائے گوہر

دعا گوہر کی ہے صادق سے لاکھوں بس اس امت میں
رہے محمود زندہ عمر لمبی ہو خلافت کی

دھواں دھار آتش افشاں جنگ کا بھی خاتمہ اب ہو
ہوائیں آئیں پھر مغرب سے صدق و علم و حکمت کی

طلوع شمس مغرب سے ہو اسلام اور وحدت کا
فضا پیدا ہو پھر دنیا میں امن و مہر و الفت کی

بروز مصطفےٰ حضرت مسیح و مہدی دوراں
قیامت تک رہے قائم خلافت اس نبوت کی

خاکسار
ذوالفقار علی خان گوہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو سپاس نامے

قادیان ۳۱ اخاء کل اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب کے اعزاز میں دعوت چائے دی۔ جس کا ذکر کل کے پرچہ میں کیا جاچکا ہے۔ اس موقعہ پر دو اصحاب کی خدمت میں حسب ذیل سپاس نامے پیش کئے گئے۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مکرم مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے سابق ہیڈ ماسٹر کے سکول سے ریٹائر ہونے پر جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی نظر انتخاب جناب پر پڑی۔ اور آج ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو اس انتظام کی ذمہ واری سے جو عارضی طور پر آپ کے سپرد کی گئی تھی آپ سبکدوش ہو رہے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب کے سے تجربہ کار قابل اور ہر دلعزیز ہیڈ ماسٹر کے ریٹائر ہونے کے بعد سکول کے معیار کو قائم رکھنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ اور اگرچہ چھ ماہ کا قلیل عرصہ کسی ہیڈ ماسٹر کے لئے بھی اپنے ذاتی جوہر دکھلانے کے لئے کافی نہیں ہوسکتا۔ تاہم حضرت میاں صاحب مکرم آپ نے اس مختصر سے عرصے میں اپنے کریمانہ اخلاق کا جو اظہار فرمایا ہے۔ وہ آپ کے علوِّ مرتبہ کا آئینہ ہے۔ باوجود گوناگوں مصروفیات اور علالت طبع کے آپ نے سکول کے کاموں میں سرگرمی کا اظہار کیا۔ اور جیسا کہ ایک نوجوان ہیڈ ماسٹر سے امید کی جاسکتی تھی۔ آپ نے طلباء کی جسمانی حالت کو بہتر بنانے کیلئے خاص کوشش فرمائی۔ نہانے کے لئے سکول کے تالاب کی تکمیل بھی جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی توجہ سے آپ ہی کے زمانے میں ہوئی۔ اور دوڑوں کے لئے جو Race Course تیار ہو رہا ہے۔ اس کا خیال بھی پہلے پہل آپ ہی کو آیا۔ اگرچہ یہ کام ابھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہونچا۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ آپ آئندہ بھی اس معاملے میں بدستور دلچسپی لیتے رہیں گے۔ آخر میں ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ جو اہم کام بھی سلسلے کی طرف سے آپ کے سپرد ہو۔ اللہ تعالےٰ اس میں برکت دے۔ آمین ثم آمین ؎

ہم ہیں اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

جناب قاضی صاحب مکرم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ہم آپ کے دیرینہ رفقائے کار آپ کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے جانے پر آپ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور آپکو یقین دلاتے ہیں۔ کہ جس طرح آپ بے غرضانہ انہماک۔ دلچسپی اور اخلاص کے ساتھ سکول کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح ہم میں سے ہر ایک پوری کوشش کرے گا۔ کہ آپ کے نیک نمونہ کی تقلید کرے۔ قاضی صاحب مکرم! آپ کے کیریکٹر میں جو بات سب سے نمایاں نظر آتی ہے وہ آپ کی ہمت اور محنت ہے۔ آپ جیسے تجربہ کار اور مشتاق استاد کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا جانا یقیناً سکول کی ترقی کا موجب ہوگا۔ پس جہاں ہم حضرت میاں صاحب کی سبکدوشی کو محسوس کرتے ہیں۔ وہاں آپ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہونے پر ہمیں خوشی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جناب کو ان تمام خدمات کے سرانجام دینے کی توفیق دے۔ جو سکول کے متعلق آپ سے متوقع ہیں۔ آمین ؎

ہم ہیں اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی کا تازہ رسالہ

سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اثبات کیلئے اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون میں یہ معیار بیان فرمایا ہے کہ آپ کے مخالف بھی آپ کی دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی کو بے عیب اور بے لوث مانتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی قریباً یہی الفاظ الہاماً نازل ہوئے اور آپ نے تمام مخالفین کو کھلا چیلنج کیا کہ میری دعویٰ سے پہلی کی زندگی میں کوئی عیب ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے مجھے ابتدا ہی سے تقویٰ پر قائم رکھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمنوں نے انبیاء سابقین کے معاندین کی طرح آپ کی پیشگوئیوں کی تکذیب کی آپکے نشانات کو جھٹلایا۔ دعویٰ کے بعد آپ پر اتہام اور بہتان باندھے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی حضور کی سابقہ زندگی پر نکتہ چینی نہ کرسکا۔ بلکہ اشد ترین معاندین نے بھی جب کبھی حضور کی سابقہ زندگی کے متعلق لب کشائی کی تو بجز تعریف اور پاکبازی کے اقرار کے کچھ نہ کہہ سکے بلاشبہ نبی کی ساری زندگی پاکیزہ ہوتی ہے۔ لیکن قرآن مجید نے بطور معیار مخالفین کے سامنے صرف دعویٰ سے پہلے کی زندگی کو پیش کیا ہے جیسا کہ لفظ من قبلہ سے ظاہر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دعویٰ کے بعد دشمنوں میں جذبات عناد کام کرتے ہیں اور وہ جھوٹے الزام لگانے لگ جاتے ہیں۔ اسلئے فیصلہ کن اور معیار اسوقت کی رائے ہے۔ جبکہ ان کو اس شخص کے ساتھ اسکے دعویٰ کے باعث عداوت پیدا نہ ہوئی ہو۔ یہی معیار معقول ہے اسی کی رو سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پرکھی گئی۔ اور اسی کی رو سے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو شناخت کیا جاسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاندین میں سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تحریری شہادتیں اس بارے میں احمدیہ لٹریچر میں موجود ہیں۔ اول الذکر اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں اور ثانی الذکر نے اپنے رسالہ تاریخ مرزا میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ دعوے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ان کے نزدیک بھی پاکیزہ و مطہر تھی۔ وہ اس وقت تک آپ کو ایک بزرگ سمجھتے تھے۔ ان کے لئے وجۂ مخالفت حضور کا دعویٰ تھا۔ آج میں ایک اور معاندِ احمدیت کی ایسی ہی شہادت پیش کرتا ہوں۔

"قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی مشہور مخالف سلسلہ احمدیہ ہیں۔ انہوں نے احمدیت کے متعلق شدید عداوت کا مظاہرہ کیا ہے۔ حال میں انہوں نے ایک رسالہ تردید احمدیت میں "قاضی مہتاب" کے نام سے شائع کیا ہے۔ جو ۳۱ جولائی ۱۹۴۴ء کو اصلاح برقی پریس لدھیانہ میں طبع ہوا ہے۔ قاضی صاحب نے اس میں ختم نبوت کے متعلق بحث کی ہے۔ اسی دوران میں وہ اپنا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ میں ضلع گورداسپور کا رہنے والا ہوں۔ اور ۱۸۷۷ء میں محکمہ پولیس میں بھرتی ہوا تھا۔ اس ضمن میں قاضی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"کئی بار مرزا صاحب آنجہانی کی زیارت ہوئی۔ جو اکثر مقدمات میں کچہری گورداسپور میں بذات خود تشریف لاتے رہے۔ پہلے پہل عیسائیوں کے مخالف تھے۔ میں ان کو اچھا سمجھتا رہا۔ مگر جب انہوں نے کتاب ازالہ اوہام شائع کی جس میں انہوں نے لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔ اور ان کی جگہ میں آیا ہوں۔ یہ پڑھکر میں نے ان سے کنارہ کشی کی۔"

(رسالہ قاضی مہتاب ص۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی کے پاکیزہ ہونے کی یہ شہادت اس شخص کے قلم سے نکلی ہے جس کی عمر ہی احمدیت کی مخالفت میں گذری ہے۔ وہ ضلع گورداسپور کا ہے۔ اور محکمہ پولیس میں ملازم تھا۔ کتاب ازالہ اوہام میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پڑھنے تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اچھا سمجھتا رہا اور آپ کا معتقد رہا۔ صرف دعویٰ کی وجہ سے کنارہ کش ہوگیا۔ قرآن مجید خود بتاتا ہے کہ دعویٰ کو سنکر ہی قریش بھی کنارہ کش ہوگئے تھے پس یہ کنارہ کشی کذب مدعی کی دلیل نہیں۔ ہاں دعویٰ سے قبل زندگی کا بے عیب و بے لوث

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان
فہرست ادویہ مفت طلب فرماویں

برشعشا:۔ مکرمی خانصاحب السلام علیکم۔ براہ کرم ایک خوراک "برشعشا" عمر اسرائیل سے ایک آنہ وصول فرماکر مرحمت فرمائیں۔ کل والی خوراک سے میری والدہ صاحبہ کو بہت آرام آیا۔ جزاکم اللہ۔ محمد اسمٰعیل صدیقی مینک ورکس قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش

(۲)

بیرون قادیان

خدمت خلق

لاہور میں ہر خادم کے لئے دس منٹ روزانہ خدمت خلق کے لئے صرف کرنا فرض ہے۔ خدام سے باقاعدہ تفصیل لی جاتی ہے۔ نالیاں اور راستے صاف کئے گئے۔ بیمارپرسی اور تیمارداری کے علاوہ بعض مسافروں کی خاص طور پر مہمان نوازی کی گئی۔ بعض حاجتمندوں کو حسب ضرورت امداد دی گئی۔ گمشدہ بچوں کو ان کے گھر پہنچایا گیا۔ جماعت کے جلسوں میں پانی پلانے پنکھا کرنے اور سائیکلوں کی حفاظت کا کام سرانجام دیا جاتا رہا۔

ملتان میں سٹیشن پر خدام نے مسافروں کو ٹھنڈا پانی پلانے کا انتظام کیا۔ جس کا اثر لوگوں پر اچھا ہوا ہے۔ کئی غیر احمدیوں اور احمدیوں کی تیمارداری کی گئی۔

جموں میں ایک مریض کو دودھ اور کونین مفت دی گئی۔

گوجرانوالہ میں ایک بوڑھے لکڑہارے کا سامان شہر تک لایا گیا۔ ایک غریب کو کپڑا دیا گیا۔ اور کھانا کھلایا گیا۔ بیواؤں اور حاجتمندوں کی خدمت کی گئی۔ ہندوؤں کے ہائی سکول کا گمشدہ مال تلاش کرکے ان کے دفتر میں پہنچایا گیا۔ ایک بیوہ کے مکان کا شہتیر ٹوٹ گیا تھا جس کے نیچے مٹی کے نیچے آگئے تھے۔ بچوں اور سامان کو نیچے سے نکالا گیا۔ اور مناسب امداد کی گئی۔ عیادت مرضیٰ کے علاوہ گیارہ اشخاص کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک دکاندار کو پانی کی بالٹیاں لاکر دی گئیں۔ اور سٹیشن پر پانی پلایا گیا۔ پبلک کی سہولت کے لئے ریلوے ٹائم ٹیبل محلہ میں رکھا گیا۔ ایک دیوانے کتے نے ایک بچے کو کاٹ کھایا اسے اس کے عزیزوں تک پہنچایا گیا۔ چار یتیم بچوں کی امداد کی گئی۔ اور ایک معزز لیکن تہی دست شخص کی مدد کی گئی۔ خدام کے خدمت خلق کے نمونہ سے لوگ متاثر ہیں۔

سیالکوٹ چھاؤنی میں بعض مریضوں کی مرہم پٹی کی گئی۔ بھوکوں کو کھانا کھلایا گیا نماز جمعہ میں پانی اور پنکھے کا انتظام کیا گیا

لائل پور میں بازار سے ایزادہ چیزیں اٹھائی گئیں۔ بعض غیر احمدیوں کی امداد کی گئی۔ ایک شخص کے لئے قادیان جانے کا کرایہ جمع کرکے دیا گیا۔

کلکتہ میں ایک بیمار کو جو سڑک پر پڑا ہوا تھا ہسپتال پہنچایا گیا۔ حاجتمندوں کی خبرگیری کی جاتی رہی۔

مونگھیر میں ایک صاحب کو مکان تبدیل کرنے میں مدد دی گئی۔ بیماروں کے لئے اپنی خدمات پیش کی گئیں۔ سودا سلف لاکر دیا گیا۔ لوگوں کو راستہ بتایا گیا۔

سنگرور میں ایک بیوہ کی امداد کی گئی۔ اور ایک کو سودا سلف لاکر دیا گیا۔

لدھیانہ میں اندھوں کو راستہ بتانے اور بیماروں کی دوائی لانے کے علاوہ بیوگان کا سودا سلف لاکر دیا گیا۔

دہلی میں ایک بے کار کو ملازم کرایا گیا۔ ایک غیر مسلم کو جیل سے رہائی دلائی گئی۔ ایک نادار غیر احمدی کی نقدی سے مدد کی گئی۔

چک ۹۹ شمالی میں بہت سے مسافروں کے لئے کھانے اور سونے کا انتظام کیا گیا۔ ایک خادم نے دس مریضوں کا مفت علاج کیا۔ برہمن بڑیہ بنگال میں ناداروں کی امداد مسافروں کی مہمان نوازی۔ اور بیوگان کی خبرگیری کی گئی۔ بیماروں کی تیمارداری بھی کی جاتی رہی۔ جن میں سے اکثر غیر احمدی تھے۔ ایک عورت کو علاج کے لئے ہسپتال لایا گیا۔ اور تین روز تک کھانا وغیرہ بھی بھجوا دیا جاتا رہا۔

چک ۳۳ جنوبی میں خدام نے دو راتیں گاؤں کا پہرہ دیا۔ (باقی)

خاکسار خلیل احمد ناصر جنرل سکرٹری مجلس خدام قادیان

قادیان ۱۱ [illegible]

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ
(دوائی اٹھرا)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہچکی۔ دردپسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائداد غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور دوا اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر نہ کرنا چاہئے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ

المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز
دواخانہ نظمین النعمت قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

انڈین ریلویز ایکٹ IX آف ۱۸۹۰ء کی دفعہ نمبر ۵۵ کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئلہ کی مندرجہ ذیل ویگنیں جن کے متعلق وہ تمام واجبات جو قابل ادائیگی تھے۔ ریلوے کو ادا نہیں کئے گئے۔ نیلام عام کے ذریعہ ان تاریخوں کو اور ان سٹیشنوں پر جو ذیل میں ان کے سامنے درج کئے گئے ہیں فروخت کی جائیں گی۔ نیلامی ہر حالت میں دس بجے قبل دوپہر شروع ہوگی۔ جو لوگ کوئلہ کی ان ویگنوں کو خریدنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ ان کو کسی وقت نیلامی سے پہلے ان کی کوالٹی اور مقدار کا اطمینان کرنے کے لئے دیکھ سکتے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے وہ متعلقہ سٹیشن ماسٹروں کو مل سکتے ہیں۔

سٹیشن			تفصیلات بکنگ				سٹیشن	
نمبر شمار	جہاں سے چلیں۔	جہاں بھیجی گئیں۔	انوائس	ریلوے رسید	تاریخ	کوالٹی	جس پر نیلامی ہوگی	تاریخ نیلامی
۱	پتھر دیہہ	مالیر کوٹلہ	۴	۱۰۳۳۱	۲۶ ۹/۳۹	باریک کوئلہ	مالیر کوٹلہ	۱۶ ۱۱/۴۰
۲	"	"	۳	۱۰۳۳۰	"	"	"	"

چیف کمرشل مینیجر لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ برطانیہ نے ۱۲ ہزار اور ہوائی جہازوں کا آرڈر یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کو دیا ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اس کے متعلق کہا ہے کہ یہ معاملہ اس بورڈ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ جو یہ فیصلہ کرتا ہے۔ کہ کون آرڈر پہلے منظور کرنا چاہیئے۔ امید ہے کہ بورڈ برطانیہ کے معاملہ پر ہمدردی سے غور کرے گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس آرڈر کو پورا کیا جائے گا۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے یہ بھی بتایا کہ برطانیہ میں پے درپے ہوائی جہاز پہنچ رہے ہیں اور اب برطانیہ کی ہوائی طاقت اس وقت سے زیادہ ہے۔ جب اس پر ہوائی حملہ کیا گیا تھا۔

واشنگٹن ۳۱ اکتوبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے پختہ ارادہ کر لیا ہے۔ کہ ۵۰ ہزار ہوائی جہاز ہر سال تیار کرے۔ ہم اس مقصد کے پیش نظر کام کر رہے ہیں۔ کہ جلد سے جلد امریکہ کی ہوائی طاقت سب سے بڑھ جائے۔ خشکی کی فوج بڑھانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت ۱۲ لاکھ ۳۶ ہزار سے زیادہ آدمی بھرتی ہو چکے ہیں۔ یہ کسی غیر ملکی جنگ میں حصہ لینے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے بھرتی کئے گئے ہیں

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یونان کو روس بھی کچھ نہ کچھ مدد دے رہا ہے۔ اور وہ مدد ہوائی جہازوں کی شکل میں ہے۔ سالونیکا کی اطلاع ہے کہ اس وقت تک ۱۳۱ روس کے ہوائی جہاز یونان پہنچ چکے ہیں۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ ان دنوں وشی گورنمنٹ اور جرمنی میں جو گفتگو ہو رہی ہے۔ اٹلی بھی جلد اس میں حصہ لینے والی ہے۔ کیونکہ اٹلی فرانس اور جرمنی کے سمجھوتہ کو اس وقت تک ماننے کے لئے تیار نہیں جب تک کہ اٹلی کی ساری شرطیں پوری نہ کی جائیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سمجھوتہ کے کامیاب ہونے کی امید بہت کم ہے۔ اس کی ایک علامت یہ بھی ہے۔ کہ مارشل پیتان نے اپنی ایک تقریر میں اس بات پر زور دیا ہے کہ اہل فرانس آپس کی پھوٹ دور کر دیں ملک کی حفاظت کے لئے تیار ہو جائیں اور پوری طرح حکومت کا ساتھ دیں۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ نیویارک ٹائمز کو خبر ملی ہے۔ کہ اگر وشی گورنمنٹ نے سپین۔ جرمنی اور اٹلی کے فیصلوں کو قبول کر کے فرانسیسی بیڑا کو یہ حکم دیا۔ کہ ہتھیار ڈال دیئے جائیں۔ تو یہ حکم نہ مانا جائے گا۔

دہلی ۳۱ اکتوبر۔ ہندوستان کی باقاعدہ فوج کے لئے ایک لاکھ جوانوں کی بھرتی زور شور سے جاری ہے اس وقت تک ہزاروں نام پیش ہو چکے ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ بھرتی بڑی آسانی سے ہو رہی ہے

دہلی ۳۱ اکتوبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ لڑائی کے زمانہ کی مشکلات کے باوجود ہندوستان سے حج کے لئے جانے والے لوگوں کے لئے انتظام کر دیا گیا ہے۔ خطرہ کے علاقہ میں جنگی جہاز بگی قافلہ حفاظت کے لئے ساتھ جائے گا۔ جنگ کی وجہ سے سفر حج کے اخراجات بھی پہلے سے بڑھ گئے ہیں۔ لیکن ان کا کچھ بوجھ برطانوی حکومت اور کچھ حکومت ہند اٹھائے گی۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت جنوب مشرقی یورپ میں جرمن فوجوں کے کم از کم ۲۰ ڈویژن موجود ہیں

ڈھاکہ ۳۰ اکتوبر۔ مرکزی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں تمام دوسرے امیدواروں کے دستبردار ہو جانے کی وجہ سے مسٹر سبھاش چندر بوس اب بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ واشنگٹن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ متحدہ امریکہ کے صدر کا انتخاب ۵ نومبر کو ہونے والا ہے۔

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ زمین دوز پناہ گاہوں کا مسئلہ حکومت ہند کے زیر غور رہا ہے۔ ہندوستان کے ان شہروں میں جن پر حملہ کا زیادہ امکان ہے یہ پناہ گاہیں عنقریب تعمیر ہونے والی ہیں۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ ترکی کا جرمن سفیر اپنی حکومت سے بات چیت کرنے کے لئے استنبول سے برلین روانہ ہو گیا ہے۔

دہلی ۳۱ اکتوبر۔ جنگ کے دوران میں افسروں اور سپاہیوں کو ۴ روزانہ الاؤنس بھی ملا کریگا۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ موسم خراب ہونے کے باوجود انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی کی فوجی طاقت کو تباہ کرنے کے لئے اپنا کام جاری رکھا۔ اور کئی اہم مقامات پر بم گرائے۔ مغربی جرمنی میں ریلوں اور سڑکوں پر بھی بم گرائے۔ آج دوپہر تک جرمن جہازوں نے کوئی چھاپا نہیں مارا۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ نازیوں نے اس خبر کو جھوٹا بتایا ہے۔ کہ چیکو سلواکیہ کے کوڈا کے کارخانہ پر بم نہیں گرائے گئے۔ مگر یہ درست ہے۔ کہ بم گرائے گئے۔ یہ کارخانہ چار سو ایکڑ میں پھیلا ہوا ہے جس پر سوموار کو سورج نکلنے سے کچھ پہلے حملہ کیا گیا۔ اس دن چیکو سلواکیہ کی ۲۲ سویں سالگرہ تھی۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ کہا جاتا ہے کہ آج کل برطانیہ کو امریکہ سے پانچ سو جہاز ماہوار پہنچ رہے ہیں۔ امید ہے کہ دسمبر تک آٹھ سو پہنچنے لگ جائیں گے

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ آج چینیوں نے جاپانیوں کے مقابلہ میں مزید کامیابی کا دعویٰ کیا ہے۔ انڈوچائنا کے قریب ایک شہر پر چینیوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا۔ نیز ایک درہ بھی ان کے قبضہ میں آگیا۔ اور جاپانیوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا ہے۔

دہلی ۳۱ اکتوبر۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو الہ آباد کے قریب گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ ۱۸۴۳ء سے ٹڈی دل نے اٹھارہ دس مرتبہ پنجاب پر حملہ کیا ہے۔ آخری حملہ ۱۹۲۶ء میں ہوا تھا۔ اور ۱۹۳۱ء میں جا کر صوبہ کو اس سے چھٹکارا حاصل ہوا تھا۔ موجودہ حملہ ۱۸ اکتوبر کو شروع ہوا ہے۔ محکمہ زراعت نے زمینداروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ دن کے وقت ڈھول اور خالی ٹین بجا کر۔ پٹاخے چلا کر اور سفید کپڑے کا ٹکڑا ہلا کر انہیں ڈرا کر فصلوں پر نہ بیٹھنے دیں۔ رات کو جب ٹڈیاں جھاڑیوں یا درختوں پر بیٹھ جائیں تو انہیں جلا دیں۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ "یوم جمہوریت" کے موقعہ پر ملک معظم جارج ششم نے صدر جمہوریہ ترکیہ کو مبارکبادی کا ایک برقیہ روانہ کیا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا کہ برطانیہ اور ترکی کے دوستانہ تعلقات ان مٹ اور ناقابل شکست ہیں۔ میں ترکی کی عظیم الشان قوم کی ترقی و اقبال کے لئے دست بدعا ہوں۔

استنبول ۳۰ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ تھریس میں ترکی کے گیارہ ڈویژن جمع ہو گئے ہیں۔ مزید فوج تھریس میں منتقل کی گئی ہے۔ ترکی کی بحری اور فضائی طاقت بھی مجتمع ہو رہی ہے۔ ترکی فوجوں کے ذریعہ یونان کی مدد کریگا

بمبئی ۳۰ اکتوبر۔ حکومت بمبئی نے اس سال پھر ہدایات جاری کر دی ہیں کہ کوئی کلرک یا ماتحت افسر اپنے کسی افسر کو کرسمس اور سال نو کے کارڈ نہ بھیجے۔

مدراس ۳۰ اکتوبر۔ مدونلڈ نے سیلون سے نئی دہلی کو روانہ ہوتے ہوئے مدراس میں ایک بیان دیا ہے جس میں کہا ہے کہ ہمیں امید کامل ہے کہ ہندوستان اور سیلون کی کانفرنس میں اہم امور کا خاطر خواہ تصفیہ ہو جائے گا۔

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر۔ لکھنؤ یونیورسٹی کا کانووکیشن اجلاس ۱۴ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اس کے صدر یونیورسٹی کے چانسلر سر موریس ہیلٹ ہونگے اور سر گرجا شنکر باجپائی کانووکیشن ایڈریس پڑھیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کو احباب کرام تک جلد سے جلد پہنچانے کا ذریعہ صرف الفضل ہے۔ پس خطبات - بزرگان سلسلہ کے بیش بہا مضامین و دیگر قیمتی معلومات - مرکز سلسلہ کے روزانہ حالات اور خبروں وغیرہ کے مطالعہ کیلئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اسے خرید ے

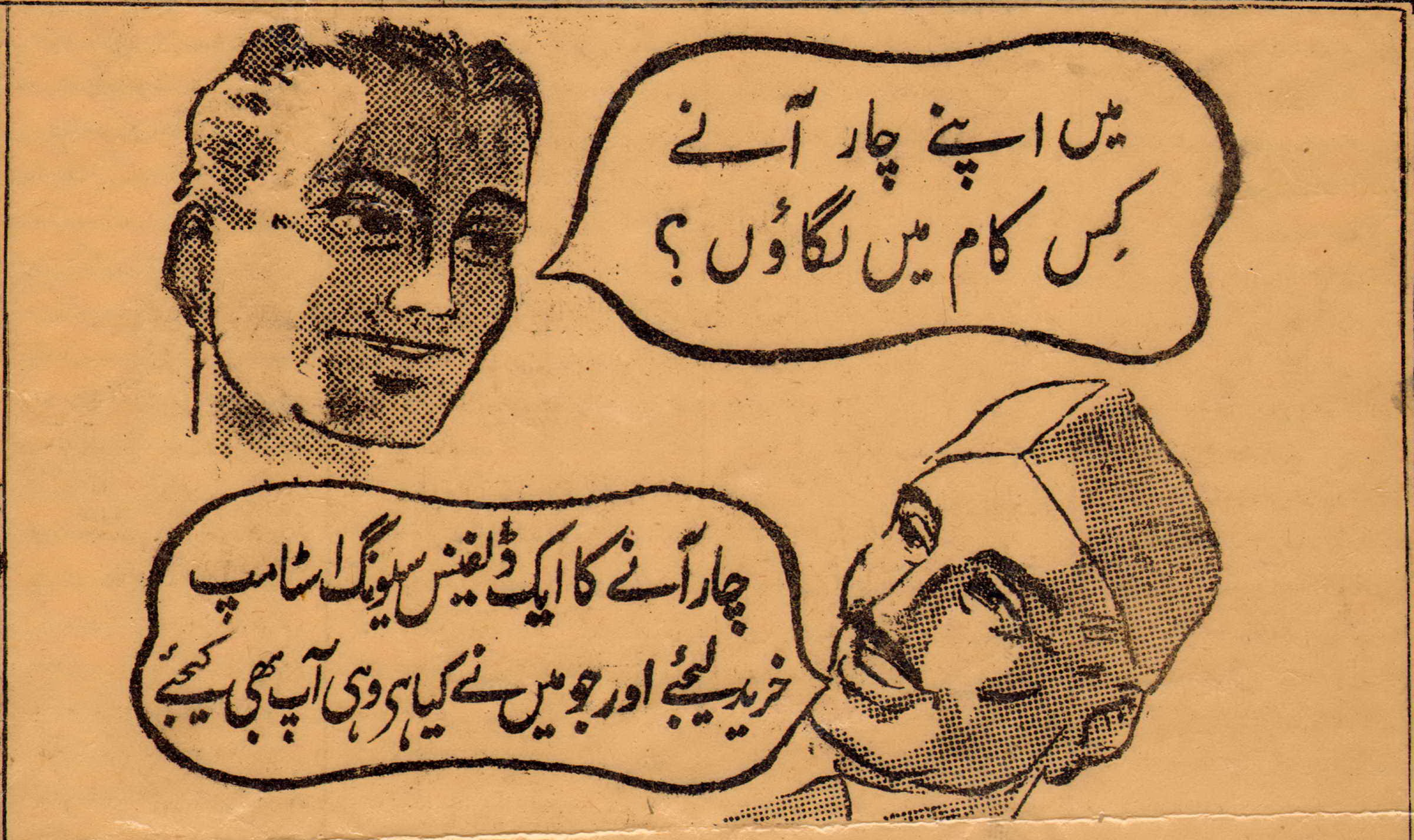

"ہمیشہ سے میرا یہی خیال تھا۔ کہ روپیہ صرف دولت مند لوگ ہی جمع کر سکتے ہیں۔ لیکن اب میں بچا رہا ہوں اور بالکل اسی طرح آپ بھی کر سکتے ہیں۔ آپ کو صرف اتنا کرنا پڑے گا۔ کہ آپ پوسٹ آفس جائیں۔ اور ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کارڈ مانگیں جو مفت دیا جائے گا۔ جب اور جس طرح آپ چاہیں چار چار آنے کے ڈیفنس سیونگ اسٹامپ جتنے بھی خرید سکیں خرید کر لیں۔ جب ایسے چالیس ڈیفنس سیونگ اسٹامپ آپ کے کارڈ پر جمع ہو جائیں۔ تو آپ کا کارڈ مکمل سمجھا جائے گا۔ اور پھر چار چار آنے کے چالیس ڈیفنس سیونگ اسٹامپوں کے بدلے آپ کو کسی بھی بنک سے دس روپے کا ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ ملے گا۔ اس سرٹیفکیٹ کی قیمت دن بدن بڑھتی ہی رہے گی۔ یہاں تک کہ دس سال میں اس کی قیمت تیرہ روپیہ ۹ آنہ ہو جائیں گے۔ یہ رقم انکم ٹیکس سے مستثنےٰ ہو گی"۔

"خیال تو بہت بلند ہے! ...... ہاں اس طرح بے شک میں بچا سکتا ہوں۔ واقعی بچت کا یہ طریقہ ہر آدمی کے لئے نہایت آسان اور محفوظ ہے"۔

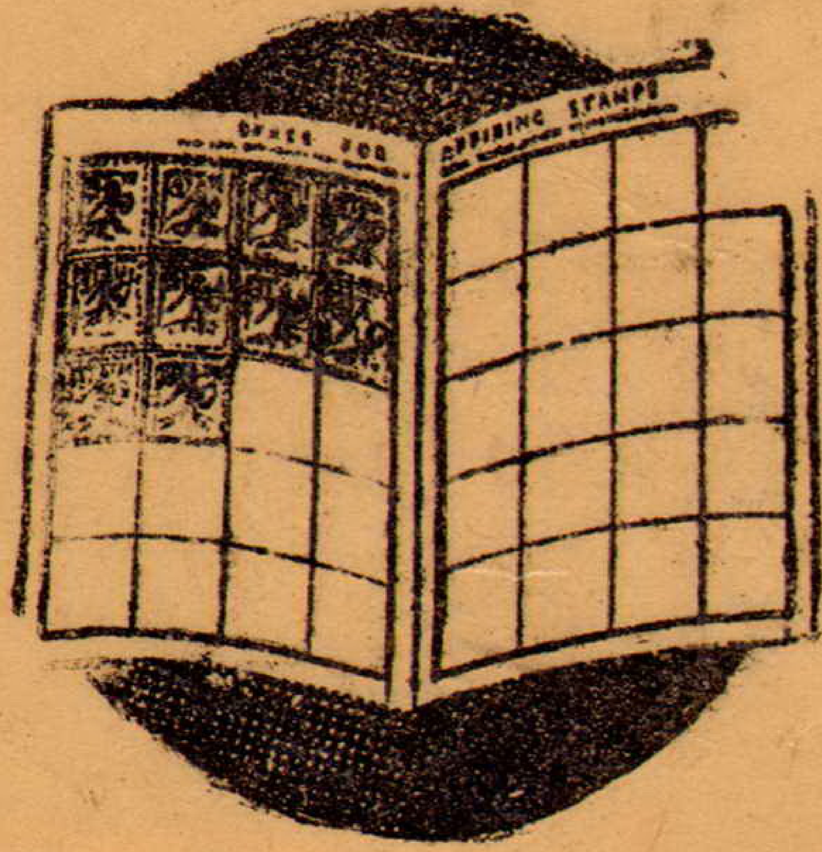

بچاؤ کے سیونگ سرٹیفکیٹس خریدیئے
ہندوستان کا نہایت محفوظ کاروبار

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah